ترجمۂ قرآن مجید

مع صرفی و نحوی تشریح

افادات: حافظ احمد یار مرحوم

ترتیب وتدوین: لطف الرحمٰن خان

سورۃ المائدۃ

آیات ۱ تا ۲

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ۭ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ
مُحِلِّي الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ ۝١ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَاۗىِٕرَ
اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَاۗىِٕدَ وَلَآ اٰۗمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا
مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ۭ وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ۭ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ
عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا عَلَي الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۠ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَي الْاِثْمِ
وَالْعُدْوَانِ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝٢

ب ھ م

(x) : ثلاثی مجرد سے فعل استعمال نہیں ہوتا۔

بَهِيْمَةٌ : جس کے منہ سے نکلی ہوئی آواز مبہم ہو' بے زبان' آیت زیر مطالعہ۔

ص ی د

صَادَ یَصِیْدُ (ض) صَیْدًا : شکار کرنا۔

صَیْدٌ (اسم ذات) : شکار' آیت زیر مطالعہ۔

اِصْطَادَ (افتعال) اِصْطِیَادًا : شکار کھیلنا' آیت زیر مطالعہ۔

ق ل د

قَلَدَ یَقْلِدُ (ض) قَلْدًا : (۱) رسی بٹنا (۲) گلے میں تلوار یا کوئی چیز لٹکانا۔

قِلَادَۃٌ ج قَلَائِدُ : گلے میں پڑی ہوئی کوئی چیز‘ جیسے پٹہ‘ ہار‘ نیکلس وغیرہ۔ آیت زیر مطالعہ۔

مِقْلَادٌ ج مَقَالِیْدُ : پٹہ کھولنے کا آلہ‘ کنجی۔ ﴿لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ﴾ (الزمر:٦٣) ’’اُسی کے لیے ہیں زمین اور آسمانوں کی کنجیاں۔‘‘

ج ر م

جَرَمَ یَجْرِمُ (ض) جَرْمًا : کسی کو کسی برائی پر آمادہ کرنا‘ پھر مطلقاً آمادہ کرنے کے لیے بھی آتا ہے۔ آیت زیر مطالعہ۔

جَرِمَ یَجْرَمُ (س) جَرَمًا : صاف ہونا‘ یقینی ہونا۔

جَرَمٌ : صاف‘ یقینی۔ ﴿لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ﴾ (النحل:٦٢) ’’نہیں! یقینی ہے کہ ان لوگوں کے لیے آگ ہے۔‘‘ اس میں ’’لَا‘‘ منفصلہ ہے۔ جیسے ’’لَا اُقْسِمُ‘‘ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ میں قسم نہیں کھاتا‘ بلکہ ’’لَا‘‘ الگ یعنی منفصل ہے اور ’’اُقْسِمُ‘‘ الگ ہے۔ اس لیے اس کا مطلب ہے: ’’نہیں! میں قسم کھاتا ہوں‘‘۔ ایسے ہی ’’لَا جَرَمَ‘‘ کا ’’لَا‘‘ بھی الگ یعنی منفصل ہے۔ عام قاری کو اس باریکی میں الجھانے کے بجائے عام طور پر اس کا ترجمہ کیا جاتا ہے ’’کوئی شک نہیں ہے۔‘‘

اَجْرَمَ (افعال) اِجْرَامًا: برائی کرنا‘ جرم کرنا۔ ﴿فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ وَاَنَا بَرِيْۗءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ۝۳۵﴾ (ھود) ’’تو مجھ پر ہے میرا جرم کرنا اور میں بری ہوں اس سے جو تم لوگ جرم کرتے ہو۔‘‘

مُجْرِمٌ (اسم الفاعل) : جرم کرنے والا‘ مجرم۔ ﴿وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝۸﴾ (الانفال) ’’اور خواہ کراہیت کریں مجرم لوگ۔‘‘

ش ن ء

شَنَأَ یَشْنَؤُ وَ شَنِئَ یَشْنَؤُ (ف۔س) شَنَاٰنٌ : بغض رکھنا‘ نفرت کرنا۔ آیت زیر مطالعہ۔

شَانِئٌ (اسم الفاعل) : بغض رکھنے والا۔ ﴿اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝۳﴾ (الکوثر) ’’بے شک آپؐ سے بغض رکھنے والا ہی انتہائی بے نام ونشان ہے۔‘‘

ترکیب

’’اُحِلَّتْ‘‘ کا نائب فاعل ’’بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ‘‘ ہے جو کہ مرکب اضافی ہے‘ لیکن اردو محاورے کی ضرورت کے تحت اس کا ترجمہ مرکب توصیفی کا ہوگا‘ یعنی بے زبان مویشی۔ ’’غَيْرَ‘‘ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے‘ اس کا مضاف الیہ ’’مُحِلِّيْنَ‘‘ تھا جو ’’الصَّيْدِ‘‘ کا مضاف بنا تو اس کا نون اعرابی گر گیا۔ ’’اَلْقَلَائِدَ‘‘ سے پہلے ’’ذَوَاتِ‘‘ محذوف ہے یعنی پٹوں والے۔ ’’آمِّيْنَ‘‘ اسم الفاعل ہے اور ’’لَا تُحِلُّوْا‘‘ کا مفعول ہونے کی وجہ سے حالتِ نصب میں ہے۔ پھر اس نے فعل کا عمل کیا ہے تو ’’اَلْبَيْتَ الْحَرَامَ‘‘ اس کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہوا ہے۔

ترجمہ:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ : اے لوگو جو	اٰمَنُوْٓا : ایمان لائے
اَوْفُوْا : تم پورا کرو	بِالْعُقُوْدِ : عہدوں کو
اُحِلَّتْ : حلال کیا گیا	لَكُمْ : تمہارے لیے
بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ : بے زبان مویشیوں کو	اِلَّا مَا : سوائے اس کے جو
يُتْلٰى عَلَيْكُمْ : پڑھ کر سنایا جائے گا تم کو	غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ : شکار کو حلال کرنے والے نہ ہوتے ہوئے
وَ : اس حال میں کہ	اَنْتُمْ : تم لوگ
حُرُمٌ : محترم ہو (یعنی احرام میں ہو)	اِنَّ اللّٰهَ : بے شک اللہ
يَحْكُمُ : حکم دیتا ہے	مَا : وہ جو
يُرِيْدُ : وہ ارادہ کرتا ہے	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ : اے لوگو جو
اٰمَنُوْا : ایمان لائے	لَا تُحِلُّوْا : تم حلال مت کرو (بے ادبی کے لیے)
شَعَآئِرَ اللّٰهِ : اللہ کی علامتوں کو	وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ : اور نہ ہی محترم مہینے کو
وَلَا الْهَدْيَ : اور نہ ہی قربانی کے جانور کو	وَلَا الْقَلَآئِدَ : اور نہ ہی پٹے (والوں) کو
وَلَآ اٰمِّيْنَ : اور نہ ہی ارادہ کرنے والوں کو	الْبَيْتَ الْحَرَامَ : اس محترم گھر کا
يَبْتَغُوْنَ : جو تلاش کرتے ہیں	فَضْلًا : فضل کو
مِّنْ رَّبِّهِمْ : اپنے رب (کی طرف) سے	وَرِضْوَانًا : اور (اس کی) رضا کو
وَاِذَا : اور جب	حَلَلْتُمْ : تم لوگ حلال ہو جاؤ (یعنی احرام کھول دو)
فَاصْطَادُوْا : تو شکار کرو	وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ : اور تم کو ہرگز آمادہ نہ کرے
شَنَاٰنُ قَوْمٍ : کسی قوم کی عداوت	اَنْ : (کیوں) کہ
صَدُّوْكُمْ : انہوں نے روکا تم کو	عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ : مسجد حرام سے
اَنْ : کہ	تَعْتَدُوْا : تم زیادتی کرو
وَتَعَاوَنُوْا : اور تم لوگ آپس میں تعاون کرو	عَلَى الْبِرِّ : نیکی میں
وَالتَّقْوٰى : اور تقویٰ میں	وَلَا تَعَاوَنُوْا : اور تعاون مت کرو
عَلَى الْاِثْمِ : گناہ میں	وَالْعُدْوَانِ : اور زیادتی میں
وَاتَّقُوا : اور تقویٰ کرو	اللّٰهَ : اللہ کا
اِنَّ اللّٰهَ : یقیناً اللہ	شَدِيْدُ الْعِقَابِ : سزا دینے کا سخت ہے

نوٹ: چوپاؤں میں سے اَنعام یعنی مویشی ایسے جانوروں کو کہتے ہیں جن کے پیر کے سُم چرے ہوئے ہوں اور وہ جگالی کرتے ہوں۔ اس لحاظ سے بھیڑ‘ بکری‘ اونٹ‘ ہرن‘ نیل گائے وغیرہ سب اَنعام ہیں۔ لیکن گھوڑے‘ گدھے‘ شیر‘ ریچھ وغیرہ اَنعام نہیں ہیں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ آل عمران:۱۴ میں گھوڑوں کو اَنعام میں شامل نہیں کیا گیا اور ان کا ذکر الگ کیا گیا ہے۔ گھوڑوں کے حلال ہونے کا علم اور اسی طرح سے پرندوں میں سے کسی کے حلال ہونے اور کسی کے حرام ہونے کا علم ہمیں احادیث سے حاصل ہوتا ہے۔

آیت ۳

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَآ أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَآ أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ ۟ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ؕ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ؕ اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ؕ اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ؕ فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِإِثْمٍ ۙ فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

ل ح م

لَحَمَ يَلْحَمُ (ف) لَحْمًا: گوشت کھلانا۔

لَحْمٌ ج لُحُومٌ (اسم ذات): گوشت۔ ﴿لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا﴾ (الحج:۳۷) ’’ہرگز نہیں پہنچتے اللہ کو ان کے گوشت اور نہ ہی ان کے خون۔‘‘

خ ن ق

خَنَقَ يَخْنُقُ (ن) خَنْقًا: گلا گھونٹنا۔

اِنْخَنَقَ (انفعال) اِنْخِنَاقًا: گلا گھٹنا۔

مُنْخَنِقٌ (اسم الفاعل): گلا گھٹنے والا‘ گلا گھٹ کر مرنے والا۔ آیت زیر مطالعہ

و ق ذ

وَقَذَ يَقِذُ (ض) وَقْذًا: مہلک چوٹ لگانا۔

مَوْقُوذٌ (اسم المفعول): مہلک چوٹ لگایا ہوا‘ چوٹ سے مارا ہوا۔ آیت زیر مطالعہ۔

ر د ی

رَدِیَ يَرْدٰی (س) رَدًی: تباہ و برباد ہونا‘ ہلاک ہونا‘ گڑھے میں گرنا۔ ﴿فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ۝﴾ (طٰہٰ) ’’پس ہرگز نہ روکے تجھ کو اس سے یعنی قیامت پر ایمان لانے سے وہ جو ایمان نہیں لاتا اس پر اور پیروی کرتا ہے اپنی خواہش کی‘ ورنہ تو ہلاک ہوگا۔‘‘

اَرْدٰی (افعال) اِرْدَاءً: تباہ و برباد کرنا‘ ہلاک کرنا۔ ﴿وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ أَرْدٰىكُمْ﴾

”اور یہ تمہارا وہ گمان ہے جو تم نے گمان کیا اپنے رب کے بارے میں تو اس نے تم کو ہلاک کیا۔“ (حٰمٓ السجدۃ:۲۳)

تَرَدّٰی (تفعّل) تَرَدِّیْ : ہلاک ہونا‘ گڑھے میں گرنا۔ ﴿وَمَا یُغْنِیْ عَنْہُ مَالُہٗٓ اِذَا تَرَدّٰی ﴿۱۱﴾﴾ (اللیل)
”اور کام نہ آئے گا اس کے اس کا مال جب وہ ہلاکت میں گرے گا۔“

مُتَرَدِّیٌ (اسم الفاعل) : گڑھے میں گرنے والا‘ آیت زیر مطالعہ۔

ن ط ح

نَطَحَ یَنْطَحُ (ف) نَطْحًا : سینگ مارنا۔

نَطِیْحٌ (فَعِیْلٌ کا وزن‘ اسم المفعول کے معنی میں) : سینگ مارا ہوا‘ آیت زیر مطالعہ۔

ذ ک و

ذَکَا یَذْکُوْ (ن) ذَکًا : جانور کو ذبح کرنا۔

ذَکّٰی (تفعیل) تَذْکِیَۃٌ : خوب اچھی طرح ذبح کرنا۔ آیت زیر مطالعہ۔

ز ل م

زَلَمَ یَزْلُمُ (ن) زَلْمًا : خطا کرنا۔

زَلَمٌ ج اَزْلَامٌ : بغیر پَر کا تیر۔ ایسے تیر جن سے فال نکالتے ہیں۔ آیت زیر مطالعہ۔

خ م ص

خَمَصَ یَخْمُصُ (ن) خَمْصًا : شدید بھوک سے پیٹ کا پچک جانا‘ کمر سے لگ جانا۔

مَخْمَصٌ (اسم الظرف) : شدید بھوک کے وقت۔ آیت زیر مطالعہ۔

ی ء س

یَئِسَ یَیْئَسُ (س) یَأْسًا : ناامید ہونا‘ مایوس ہونا۔ آیت زیر مطالعہ۔

یَئُوْسٌ (فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ): انتہائی مایوس۔ ﴿وَاِذَا مَسَّہُ الشَّرُّ کَانَ یَئُوْسًا ﴿۸۳﴾﴾ (بنی اسراءیل)
”اور جب کبھی اس کو لگے برائی تو وہ ہو جاتا ہے انتہائی مایوس۔“

اِسْتَیْئَسَ (استفعال) اِسْتِیْئَاسًا (ثلاثی مجرد کا ہم معنی ہے) : مایوسی سمجھنا یعنی مایوس ہونا۔ ﴿فَلَمَّا اسْتَیْئَسُوْا مِنْہُ خَلَصُوْا نَجِیًّا ط﴾ (یوسف:۸۰) ”پھر جب وہ لوگ ناامید ہوئے اس سے یعنی یوسفؑ سے تو وہ لوگ الگ ہوئے سرگوشی کرتے ہوئے۔“

ترکیب

”حُرِّمَتْ“ ماضی مجہول ہے۔ آگے اس کے نائب الفاعل آئے ہیں۔ ”اِلَّا مَا ذَکَّیْتُمْ“ درمیان میں جملۂ معترضہ ہے۔ اس کے بعد ”مَا ذُبِحَ“ اور ”اَنْ تَسْتَقْسِمُوْا“ بھی نائب الفاعل ہے۔ ”اَلْیَوْمَ“ ظرف ”دِیْنًا“ تمیز اور ”غَیْرَ“ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں۔

ترجمہ:

حُرِّمَتْ : حرام کیا گیا
عَلَیْکُمُ : تم پر
الْمَیْتَةُ : مردار کو
وَالدَّمُ : اور خون کو
وَلَحْمُ الْخِنْزِیْرِ : اور سور کے گوشت کو
وَمَآ : اور اس کو
اُهِلَّ : پکارا گیا
لِغَیْرِ اللّٰهِ : غیر اللہ کے لیے
بِهٖ : جس کو
وَالْمُنْخَنِقَةُ : اور گلا گھٹ کر مرنے والے کو
وَالْمَوْقُوْذَةُ : اور چوٹ سے مارے ہوئے کو
وَالْمُتَرَدِّیَةُ : اور گڑھے میں گرنے والے کو
وَالنَّطِیْحَةُ : اور سینگ مارے ہوئے کو
وَمَآ : اور اس کو، جس کو
اَکَلَ : کھایا
السَّبُعُ : درندے نے
اِلَّا مَا : سوائے اس کے جس کو
ذَکَّیْتُمْ : اچھی طرح ذبح کیا تم نے
وَمَا : اور اس کو، جس کو
ذُبِحَ : ذبح کیا گیا
عَلَی النُّصُبِ : استھان پر
وَاَنْ : اور یہ کہ
تَسْتَقْسِمُوْا : تم تقسیم کرو
بِالْاَزْلَامِ : فال نکالنے کے تیروں سے
ذٰلِکُمْ : یہ
فِسْقٌ : نافرمانی ہے
اَلْیَوْمَ : آج کے دن
یَئِسَ : مایوس ہوئے
الَّذِیْنَ : وہ لوگ جنھوں نے
کَفَرُوْا : کفر کیا
مِنْ دِیْنِکُمْ : تمہارے دین سے
فَلَا تَخْشَوْهُمْ : پس تم مت ڈروان سے
وَاخْشَوْنِ : اور ڈرو مجھ سے
اَلْیَوْمَ : آج کے دن
اَکْمَلْتُ : میں نے مکمل کیا
لَکُمْ : تمہارے لیے
دِیْنَکُمْ : تمہارے دین کو
وَاَتْمَمْتُ : اور میں نے تمام کر دیا
عَلَیْکُمْ : تم لوگوں پر
نِعْمَتِیْ : اپنی نعمت کو
وَرَضِیْتُ : اور میں راضی ہوا
لَکُمُ : تمہارے لیے
الْاِسْلَامَ : اسلام سے
دِیْنًا : بطور دین کے
فَمَنِ : پھر جو
اضْطُرَّ : لاچار کیا گیا
فِیْ مَخْمَصَةٍ : سخت بھوک کے وقت میں
غَیْرَ مُتَجَانِفٍ : مائل ہونے والا ہوئے بغیر
لِاِثْمٍ : گناہ کے لیے
فَاِنَّ اللّٰهَ : تو یقیناً اللہ
غَفُوْرٌ : بے انتہا بخشنے والا ہے
رَّحِیْمٌ : ہر حال میں رحم کرنے والا ہے

نوٹ: اسلام سے کافروں کی مایوسی کا مطلب یہ ہے کہ اس دن ان کی یہ توقع ختم ہوگئی کہ وہ اسلام میں کچھ خلط ملط کرسکیں یا اپنے دین کو اسلام میں گڈمڈ کرلیں۔ یہ آیت حجۃ الوداع کے موقع پر میدانِ عرفات میں نازل ہوئی۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ اکیاسی (۸۱) دن حیات رہے۔ (ابن کثیر) اس آیت کے نزول کے بعد کوئی نیا حکم نازل نہیں ہوا۔ جو چند آیتیں اس کے بعد نازل ہوئیں ان میں یا تو ترغیب و ترہیب کے مضامین تھے یا انہی احکام کی تاکید تھی جن کا بیان پہلے ہو چکا تھا۔ (معارف القرآن)

آیات ۴۔۵

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ؕ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ۫ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ؕ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۪ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۫ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ۫ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝

ج ر ح

جَرَحَ يَجْرَحُ (ف) جَرْحًا: (۱) کمانا' (۲) زخمی کرنا۔ ﴿وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ﴾ (الانعام: ۶۰) ''اور وہ جانتا ہے جو تم لوگ کماتے ہو دن میں۔''

جُرْحٌ ج جُرُوْحٌ (اسم ذات): زخم۔ ﴿وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ؕ﴾ (المائدۃ: ۴۵) ''اور زخموں میں بدلہ ہے۔''

جَارِحَةٌ ج جَوَارِحُ (اسم الفاعل جَارِحٌ کا مؤنث): زخمی کرنے والا' درندہ۔ آیت زیر مطالعہ۔

اِجْتَرَحَ (افتعال) اِجْتِرَاحًا: اہتمام سے کمانا۔ ﴿اَلَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ﴾ (الجاثیۃ: ۲۱) ''جنہوں نے کمائیں برائیاں۔''

ک ل ب

كَلَبَ يَكْلِبُ (ض) كَلْبًا: کتے کی طرح آواز نکالنا' بھونکنا۔

كَلْبٌ (اسم ذات): کتا۔ ﴿فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ﴾ (الاعراف: ۱۷۶) ''پس اس کی مثال کتے کی مثال کی مانند ہے۔''

كَلَّبَ (تفعیل) تَكْلِيْبًا: کتوں کو شکار کے لیے سدھانا۔

مُكَلِّبٌ (اسم الفاعل): سدھانے والا۔

ترکیب

''اُحِلَّ'' کا نائب فاعل ''اَلطَّیِّبٰتُ'' اور ''وَمَا'' ہیں۔ ''مُکَلِّبِیْنَ'' حال ہے۔ ''تُعَلِّمُوْنَهُنَّ'' میں ''هُنَّ'' کی ضمیر ''اَلْجَوَارِحِ'' کے لیے ہے۔ دونوں جگہ ''طَعَامُ'' اپنے مضاف الیہ کے ساتھ مل کر مبتدأ ہے اور ''حِلٌّ'' ان کی خبریں ہیں' جبکہ ''لَکُمْ'' اور ''لَهُمْ'' متعلق خبر ہیں۔ ''وَالْمُحْصَنٰتُ'' سے ''اَخْدَانٍ'' تک پورا فقرہ ''حِلٌّ لَّکُمْ'' پر عطف ہے' جس میں مخاطب اہل ایمان ہیں' اور ''حَلٌّ لَّهُمْ'' پر نہیں ہے' جس میں غائب کی ضمیر اہل کتاب کے لیے ہے' کیونکہ ''اِذَا'' شرطیہ کے بعد ''اٰتَیْتُمُوْهُنَّ'' آیا ہے' جو جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہوگا کہ اے ایمان والو! جب تم ان عورتوں کو ان کے حقوق دے دو تو وہ تمہارے لیے حلال ہیں۔ ''مُحْصِنِیْنَ'' اور ''مُسٰفِحِیْنَ'' حال ہیں۔ ''مُتَّخِذِیْ'' دراصل ''مُتَّخِذِیْنَ'' ہے' مضاف ہونے کی وجہ سے اس کا نون گرا ہوا ہے اور یہ بھی حال ہے۔

ترجمہ:

یَسْئَلُوْنَکَ : وہ پوچھتے ہیں آپ سے	مَاذَآ : وہ کیا ہے جو
اُحِلَّ : حلال کی گئی	لَهُمْ : ان کے لیے
قُلْ : آپ کہہ دیجیے	اُحِلَّ : حلال کیا گیا
لَکُمْ : تمہارے لیے	الطَّیِّبٰتُ : پاکیزہ (چیزوں) کو
وَمَا : اور اس کو جو	عَلَّمْتُمْ : تم نے سکھایا
مِنَ الْجَوَارِحِ : درندوں میں سے	مُکَلِّبِیْنَ : شکار کے لیے سدھانے والا ہوتے ہوئے
تُعَلِّمُوْنَهُنَّ : تم سکھاتے ہوان کو	مِمَّا : اس میں سے جو
عَلَّمَکُمُ : سکھایا تم کو	اللّٰهُ : اللہ نے
فَکُلُوْا : تو تم کھاؤ	مِمَّآ : اس میں سے جو
اَمْسَکْنَ : انہوں نے تھاما	عَلَیْکُمْ : تمہارے لیے
وَاذْکُرُوا : اور ذکر کرو	اسْمَ اللّٰهِ : اللہ کے نام کا
عَلَیْهِ : اس پر	وَاتَّقُوا : اور تقویٰ کرو
اللّٰهَ : اللہ کا	اِنَّ اللّٰهَ : یقیناً اللہ
سَرِیْعُ الْحِسَابِ : حساب لینے کا تیز ہے	اَلْیَوْمَ : آج کے دن
اُحِلَّ : حلال کیا گیا	لَکُمْ : تمہارے لیے
الطَّیِّبٰتُ : پاکیزہ (چیزوں) کو	وَطَعَامُ الَّذِیْنَ : اور ان کا کھانا جن کو
اُوْتُوا : دی گئی	الْکِتٰبَ : کتاب

حِلٌّ: حلال ہے
لَّکُمْ: تمہارے لیے
وَطَعَامُکُمْ: اور تمہارا کھانا
حِلٌّ: حلال ہے
لَّھُمْ: ان کے لیے
وَالْمُحْصَنٰتُ: اور خاندانی عورتیں
مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ: مسلمان عورتوں میں سے
وَالْمُحْصَنٰتُ: اور خاندانی عورتیں
مِنَ الَّذِیْنَ: ان میں سے جن کو
اُوْتُوا: دی گئی
الْکِتٰبَ: کتاب
مِنْ قَبْلِکُمْ: تم سے پہلے (حلال ہیں تمہارے لیے)
اِذَآ: جب
اٰتَیْتُمُوْھُنَّ: تم دو ان کو
اُجُوْرَھُنَّ: ان کے حقوق
مُحْصِنِیْنَ: حفاظت کرنے والا ہوتے ہوئے
غَیْرَ مُسٰفِحِیْنَ: بدکاری نہ کرنے والا ہوتے ہوئے
وَلَا مُتَّخِذِیْٓ اَخْدَانٍ: اور نہ ہی یاری بنانے والا ہوتے ہوئے
وَمَنْ یَّکْفُرْ: اور جو انکار کرتا ہے
بِالْاِیْمَانِ: ایمان کا
فَقَدْ حَبِطَ: تو اکارت ہو چکے ہیں
عَمَلُهٗ: اس کے عمل
وَھُوَ: اور وہ ہے
فِی الْاٰخِرَۃِ: آخرت میں
مِنَ الْخٰسِرِیْنَ: خسارہ پانے والوں میں سے

❁❁❁

بقیہ: کتاب نما

مسلمانوں میں بعض لوگ شرکیہ اعمال کرتے ہیں۔ مصنف کا کہنا ہے کہ ان لوگوں کے خلاف شدید ردّعمل ظاہر کرتے ہوئے انہیں مشرک کہنا مناسب نہیں۔ وہ مسلمان ہیں' مگر ان کے شرکیہ اعمال گناہ کبیرہ ہیں اور گناہ کبیرہ کا مرتکب کافر نہیں ہو جاتا۔ اہم دینی فیصلے قرآن وسنت کے مطابق اختیار کرنے میں کسی مسلمان کو اعتراض نہیں ہوسکتا۔ بدعات ضرور قابل اعتراض ہیں اور ان کی مذمت خود قرآن وسنت سے ثابت ہے۔ مصنف چونکہ پاکستانی مسلمان ہے اس لیے اس کی نظر زیادہ تر پاکستانی مسلمانوں کے طرزِعمل پر ہے۔

صاحبِ کتاب اس امر پر خصوصی زور دیتے ہیں کہ علماء کا فرض ہے کہ وہ مسلمانوں کے درمیان پیار ومحبت' سلوک واتفاق اور برداشت کے جذبات پروان چڑھائیں اور اپنی تقاریر قرآن وسنت اور تعاملِ صحابہ تک محدود رکھیں۔ علماء کی ذمہ داری ہے کہ وہ کتاب وسنت کو اپنے بیانات میں اوّلیت دیں' کسی فرقے کی وکالت نہ کریں۔ اجتہادی مسائل میں لوگوں کو کسی ایک مجتہد کی پیروی پر مجبور نہ کریں۔ جہاں تک اسلامی ممالک کے سربراہان کا تعلق ہے' انہیں چاہیے کہ وہ متحد ہو کر پورے خلوص کے ساتھ اُمت کو درپیش مسائل اور مشکلات پر غور کریں اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کی طرف پیش قدمی کا آغاز کریں۔

عامۃ المسلمین اپنا اپنا مخصوص اسلامی فرقہ چھوڑیں اور کسی دوسرے فرقہ میں شامل نہ ہوں' بلکہ صرف مسلمان کی حیثیت سے زندہ رہنے کو پسند کریں اور عقیدہ اور عمل میں خیر القرون کو مثال بنائیں۔ المختصر یہ اپنے موضوع پر ایک جامع اور مفید کتاب ہے جس کی ایک ایک سطر سے مصنف کا دردِ دل جھلکتا محسوس ہوتا ہے۔ (تبصرہ نگار: پروفیسر محمد یونس جنجوعہ)